بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۲۷ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۸۲۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم یک شنبہ

جلد ۳۱ | ۶ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش | یکم جمادی الثانی ۱۳۶۲ ھ | ۶ ماہ جون ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۳۲

قادیان ۵ احسان ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق صبح ۱۰ بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل دن میں بخار جسم میں درد اور نقاہت رہی درجہ حرارت بوقت صبح ۹ بجے ۹۹.۸ اور بوقت شام یعنی رات کے وقت ۱۰۰.۶ تھا۔ آج بوقت صبح ۱۰ بجے ۹۹.۶ تھا۔ رات کو دو دفعہ کھانسی اٹھی۔ اور کچھ بے خوابی رہی عام طبیعت بوجہ نقاہت اور درد کے خراب رہی احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مرض میں کل نسبتاً افاقہ رہا۔ پیٹ کے درد میں بھی کمی رہی۔ اور بخار میں ابھی خدا کے فضل سے کمی ہے۔ عام طبیعت بہتر ہے کامل صحت کے لئے احباب دعا کریں۔ کل حضرت مولوی شیر علی صاحب نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔

دور ماضی الفضل قادیان — یکم جمادی الثانی ۱۳۶۲ ھ

موجودہ جنگ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیاں اور معاصر مسلمان

"الفضل" کے بعض گزشتہ پرچوں میں موجودہ جنگ کے بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ معاصر مسلمان نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ لکھتا ہے:-

"جب جنگ یورپ شروع ہو چکی تھی۔ اور پولینڈ پر جرمنی کا قبضہ ہو کر نازی فتوحات کا رخ بلجیم اور ہالینڈ کی طرف پھر چکا تھا اور برطانیہ و فرانس اعلان جنگ کر کے میدان میں اتر چکے تھے۔ یہ کہنا کہ دنیا میں بڑی تباہی آنے والی ہے۔ کیا یہ غیبی امور کی اطلاع ہے۔ یا محض سیاسی اٹکل پچو۔ لیکن امام جماعت قادیان اسی پر بس نہیں کرتے وہ اس بہت بڑی تباہی کے ساتھ پہلو سے گریز کرتے ہوئے "مگر امید کی جھلک بھی دکھاتی دیتی ہے" کا رخنہ بھی شامل کر لیتے ہیں۔"

جن احباب نے الفضل کے مضامین کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کی غرض سٹرانوجروں اور سپرچولسٹوں کی قیاس آرائیوں کے مقابلہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ غیب کی صداقت کا مظاہرہ کرنا تھا۔ معاصر "مسلمان" نے اسے سیاسی اٹکل پچو سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن ہمارے معاصر کو بہ نظر انصاف یہ تو سوچنا چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نسبت یورپ کے نجومی اور سپرچولسٹ سیاسی اٹکل پچو کے کہیں زیادہ اہل تھے۔ اور ان کا ماحول اس قسم کی باتوں کے لئے حضور ایدہ اللہ کی نسبت بہت زیادہ موزوں تھا پھر اگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیشگوئیاں محض ایک سیاسی اٹکل پچو ہے تو کیا وجہ ہے۔ کہ یورپ کے اہم مراکز میں رہنے اور اہل الرائے طبقہ سے میل جول رکھنے والوں کی نسبت ہندوستان کے ایک دور افتادہ گاؤں کے رہنے والے اور دنیا کے مدبرین اور سیاسیین سے کوئی راہ و رسم نہ رکھنے والے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سیاسی اٹکل پچو کے میدان میں بازی لے گئے۔

معاصر موصوف نے لکھا ہے۔ کہ "ذرا اس عقیدہ کو الگ کر کے الفضل کے ایڈیٹر صاحب غور فرمائیں کہ ان کے امام نے کیا بتایا؟" گویا مدیر مسلمان کے نزدیک یہ کوئی خاص اہم خبر نہیں۔ ہم اس بحث میں نہیں پڑتے۔ اور ان پیشگوئیوں کی اہمیت یا غیر اہمیت کی بحث کو نظر انداز کرتے ہوئے معاصر موصوف کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم اس جنگ سے پہلے کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے بعض اور ایسے رویا و کشوف اور پیشگوئیاں پیش کر دیں۔ کہ جن میں بقول معاصر موصوف "اگر مگر چونکہ چنانچہ پس اور لہٰذا کے لئے کوئی گنجائش نہ ہو۔ جس سے "سیاسی اٹکل پچو" نہ ہونے کا اعتراف خود معاصر موصوف بھی کرنے پر مجبور ہو جسے کوئی دانا قیاس آرائی سے موسوم نہ کر سکے اور جو اپنے اندر نہایت اہم خبریں رکھتی ہوں ایسے واقعات کی خبریں کہ جن کی نظیر کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ اور جب سے بنی نوع انسان میں سلسلہ رزم و پیکار شروع ہوا۔ کوئی دوسری نہ مل سکتی ہو۔ اور پھر اس بات کے ثبوت میں کہ حضور نے یہ باتیں قبل از وقت بیان کیں ایسے وقت میں بیان کیں۔ کہ بظاہر ان کا کوئی امکان نہ تھا۔ ایسے گواہ پیش کر دیئے جائیں کہ جن کی غیر جانبداری اور ثقاہت پر شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ تو کیا وہ اس بات کو تسلیم کرے گا۔ کہ واقعی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا عالم الغیب اور علیم و خبیر ہستی سے ایسا تعلق ہے۔ کہ جو آج روئے زمین پر اور کسی کو حاصل نہیں۔ اور پھر وہ اس حقیقت کے اظہار کے لئے اپنے اخبار اور اپنی استعداد کو پوری طرح کام میں لائے گا۔ اس گزارش کا جواب ملنے پر ہم انشاء اللہ اپنے معاصر کی پوری طرح تسلی کر دیں گے۔

معاصر "مسلمان" نے اسی سلسلہ میں یہ اعتراض بھی کیا ہے۔ کہ "اس قسم کی پیشگوئیاں مذہب کی صداقت کی کوئی دلیل نہیں ہیں" پھر لکھا ہے "ممکن ہے۔ احمدیت اس قسم کی یا در ہوا دلیلوں پر قائم ہو۔ مگر دین حق اپنی محکم تعلیمات کی بنا پر دنیا سے اپنا لوہا منواتا ہے اس میں اگر مگر۔ چونکہ۔ چنانچہ۔ پس اور لہٰذا کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ ایمان و اسلام کی بنیاد ایسی پختہ براہین پر ہوتی ہے۔ جو استدلالی اور اختلافی نہیں ہوتیں کہ ممکن ہے۔ صحیح ہوں۔ اور ممکن ہے۔ غلط ہوں جس عقیدت ان کو مان لے اور بدگمانی رد کر دے۔"

ہم اس بارہ میں بھی اختلاف کی اجازت چاہتے ہیں۔ دنیا میں کبھی کوئی ایسی صداقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء و رسل کے ذریعہ نازل نہیں ہوئی کہ جس کے متعلق دنیا میں اختلاف نہ ہوا ہو حتیٰ کہ دنیا کی سب سے بڑی صداقت کے متعلق آجکل دنیا کا ایک کثیر حصہ شکوک و شبہات میں مبتلا ہے۔ لیکن اس بحث کو بھی جانے دیجئے پھر ہم اس بحث کو بھی چھوڑتے ہیں۔ کہ "اس قسم کی پیشگوئیاں مذہب کی صداقت کی دلیل ہو سکتی ہیں۔ یا نہیں" اور بات کو ختم کرنے کے لئے معاصر مسلمان سے عرض کرتے ہیں۔ کہ "ایمان و اسلام کی بنیاد جن پختہ براہین پر ہے۔ انہیں پیش کرے اس کے پاس اسلام کی صداقت کے جو دلائل ہیں۔ وہ بتلائے۔ ہم انشاء اللہ العزیز انہی دلائل و براہین کے رو سے صداقت احمدیت کو ثابت کر دیں گے۔ مگر شرط یہ ہے کہ دلائل و براہین خود ساختہ اور ذہنی نہ ہوں۔ بلکہ قرآن کریم

تتمہ نتائج امتحان سالانہ جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ

دوست محمد طالب علم جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ کے متعلق مدرسہ احمدیہ کی جماعت ہفتم کے نتائج امتحان کی فہرست میں یہ نوٹ کیا گیا تھا کہ اس کا کورس کا امتحان دوبارہ یکم جون ۴۳ء کو لیا جائیگا۔ اگر اس میں پاس ہؤا تو پاس سمجھا جائے گا۔ ورنہ نہیں۔ چنانچہ اس کا دوبارہ امتحان کورس کا لیا گیا۔ وہ اس میں پاس نکلا ہے۔ لہذا اسے بھی پاس شدگان کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ (خاکسار عبدالرحیم سیکرٹری مجلس تعلیم)

تحریک قرضہ پچاس ہزار

تحریک قرضہ پچاس ہزار کے روپیہ کی واپسی کے سلسلہ میں ماہ جون ۴۳ء کا قرعہ ڈالا گیا۔ مندرجہ اصحاب کا نام نکلا ہے۔ جو اپنی رسیدات دفتر بیت المال میں واپس کرکے اپنا اپنا روپیہ واپس لے سکتے ہیں:-

(۱) منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری قادیان ۲۰۰ روپیہ (۲) خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب قادیان ۳۰۰ روپیہ (۳) سیدہ امۃ السلام صاحبہ اسلام آباد سیالکوٹ ۲۰۰ روپیہ (۴) قریشی غلام محی الدین صاحب منجانب بابو عبدالرحیم صاحب نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ ۱۰۰ (۵) اہلیہ صاحبہ چوہدری علی اکبر صاحب ایم۔ اے ۲۰۰ روپیہ۔ ناظر بیت المال

تجنید اطفال احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خواہش ہے۔ کہ ہر سات سے پندرہ سال کی عمر کا بچہ مجلس خدام الاحمدیہ کی شاخ مجلس اطفال کا رکن ہو۔ گو ابھی تک حضور نے صرف قادیان کے بچوں کے لئے اسے لازمی قرار دیا ہے۔ مگر حضور کی خواہش کے پیش نظر ہر جگہ ہر احمدی بچہ کو اس کا رکن بننا چاہیئے۔ قائدین۔ زعماء۔ مربیان اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ والا حضرات سے التماس ہے۔ کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اگر ان کے ہاں مجلس اطفال قائم نہیں۔ تو اس کا قیام عمل میں لائیں۔ اور اگر مجلس قائم ہے لیکن بعض بچے ابھی اس تنظیم میں شامل نہیں ہوئے۔ تو انہیں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ خاکسار مشتاق احمد مہتمم شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اشارات بہ موجودہ حالات

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

اللہ اللہ میرے دست شوق کی پہنائیاں
ہے وہ سرگرم تجلی بر سر بام آجکل
ایک ہی انگڑائی حسن محتجب نے لی ابھی
دمبدم پیغام ملتے ہیں دیار یار کے
ہائے کب آئیگا حسب وعدہ روز وصل دوست
بات جو کہنی ہو کہہ دو آکے میرے کان میں
اس مئے کہنہ کا ساقی دیجئے اک درجام
اس مسیحا دم کی مرہم سے ہو تو ہو اندمال

اس میں گر گر کر اٹھیں اپنی شکستہ پائیاں
کوئی دیکھے آکے حسن یار کی رعنائیاں
اور بتوں کی پڑ گئیں پھیکی یہ بزم آرائیاں
اے زمیں والو یہ ہیں میری فلک پیمائیاں
بڑھتی جاتی ہیں شب فرقت کی یہ تنہائیاں
کب تلک ہوتی رہیں گی یہ حجابی آرائیاں
پھر دکھائی دینگی کیف شوق کی گیرائیاں
دیدتی ہیں میرے دل کے زخم کی گہرائیاں

اس درخشندہ جماعت میں ہے اکمل کا وجود
ٹھیک ایسا دھوپ میں جیسے کہ ہو لبا پر چھائیاں

افسوسناک انتقال

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جناب مرزا ناصر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ فیروزپور بتاریخ ۳۰ مئی بروز یکشنبہ انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جناب پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے کے خسر اور سر مرزا ظفر علی صاحب ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ کے بھائی تھے۔ اور لمبا سال سے فیروزپور کی جماعت کے امیر چلے آتے تھے۔ ہمیں اس صدمہ میں بیگم صاحبہ جناب پیر اکبر علی صاحب مرحوم کی دوسری اولاد اور جناب پیر صاحب مرحوم کے دیگر متعلقین سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا:- حافظ شفیق احمد صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۲) شیر محمد صاحب ساکن کھائیوال ضلع جالندھر دس روز سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں (۳) میاں محمد الدین صاحب بنگہ کی لڑکی سخت بیمار ہے (۴) قادر بخش صاحب موگا کی صحت خراب ہے۔ نیز وہ بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہیں (۵) عبدالقادر صاحب متعلم انجنیئرنگ سکول رسول (دبیسر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم) کا فائینل امتحان ہونے والا ہے نیز ان کی صحت بھی اچھی نہیں رہتی۔ (۶) سیدہ عمر شاہ صاحب سخت بیمار ہیں (۷) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب لنڈیانوالہ کے بچہ بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (۸) منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ سلسلہ کے ایک کام کے لئے دہلی گئے ہوئے ہیں کام بہت مشکل ہے اور وہ احباب سے کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ولادت۔ قاضی ضیاء اللہ صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ لانڈھی ایک کے ہاں قریباً ۲۲ برس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ (۲) محمد مالک صاحب بی۔ اے سیکرٹری انجمن احمدیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

اطفال کا ماہانہ چندہ

اطفال احمدیت میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اوپر کچھ چندہ لازم کرے اور ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا رہے۔ قائدین زعماء اور مربیان اصحاب سے التماس ہے۔ کہ وہ ہر طفل سے ایک معین رقم کا وعدہ لیں۔ اور پھر بالالتزام وصول کرتے رہیں۔
خاکسار مشتاق احمد مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست دعا:- مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی صحت گو اب بفضلہ پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ لیکن دن میں کسی وقت تھوڑا سا بخار ہو جاتا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

نازی حکومت میں عیسائیت کا خاتمہ

(۲)

۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کو موجودہ جنگ شروع ہو گئی جرمنی کی مسلح افواج یورپ کے دیگر ممالک کو یکے بعد دیگرے روندتی ہوئی تھوڑے ہی عرصہ میں ایک وسیع علاقے پر چھا گئیں۔ اب وہ مفتوحہ ممالک میں مذہب کے خلاف ریشہ دوانیوں کے لئے بلا روک ٹوک کارروائی کر سکتی تھیں۔ جن کی کہانی طویل اور درد انگیز ہے۔ ذیل میں نہایت مختصر الفاظ میں مختلف ممالک میں مذہبی لوگوں کی تذلیل کے واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پولینڈ

یکم ستمبر کی صبح کو نازی پینسر ڈویژن پولینڈ کے پامال کرنے کے لئے حملہ آور ہو گئے۔ وہاں کا اسقف اعظم لکھتا ہے

"میرے محل کو ایک جرمن جرنیل نے فوجی ہیڈ کوارٹر بنا لیا۔ اور دیگر جرمن سپاہیوں نے گرجاؤں اور ان کے رہائشی مکانوں کو بارکوں میں تبدیل کر لیا"۔ تثلیث مقدس" نامی مشہور گرجے کو زمین کے ہموار کر دیا۔ اور اس کے تمام قیمتی نوادر اور تاریخی و مذہبی کتب بے دردی سے جلا دیں۔ کئی پادری یا تو قتل کر دیئے گئے یا جیلوں میں ٹھونس دیئے گئے۔ پادریوں کو عام مزدوروں کی قطاروں میں کھڑے پھاوڑا چلاتے دیکھنا عام نظارہ تھا۔ پادریوں کی ڈاڑھیاں نوچی گئیں۔ اور مار مار کر بے ہوش کر دیا۔ ملک بھر کے گرجوں میں اور اشدہ شادی تسلیم کیا جانا موقوف کر دیا گیا۔ ملک کے سب سے معزز راہب خانے میں جب چند فوجی سپاہی داخل ہوتے تو تمام ننوں کو اکٹھا کر کے ایک افسر نے ممبر پر چڑھ کر یہ خطبہ دیا۔ تم نے تمام عمر دعا کر کے گنوا دی۔ خدا کی کوئی ہستی نہیں اگر وہ موجود ہوتا۔ تو ہم یہاں کیسے پہنچ پاسکتے" وغیرہ۔ پولینڈ میں جرمن فوجوں کے مظالم کی کہانی بہت طویل اور دردناک ہے۔ جو افسوس ہے کہ عدم گنجائش کی وجہ سے درج نہیں کی جا سکتی۔

زیکو سلواکیا

یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء کو نازی افواج زیکو سلواکیہ میں داخل ہوئیں۔ اور تھوڑے ہی دنوں کے اندر اندر رومن کیتھولک پادریوں کو پکڑ لیا اور گرجاؤں کی جائدادیں ضبط کر لیں۔ کئی سربر آوردہ پادریوں اور راہبوں کو ملک بدر کر دیا۔ تمام پرائیویٹ سکول بند کر دیئے حکومت کے سکولوں میں مذہبی تعلیم حکماً بند کر دی گئی۔ سٹاپو نے گرجاؤں میں لیکچروں پر نگرانی شروع کر دی ساڑھے چار سو بڑے بڑے اسقاف گرفتار کر کے زندان میں ڈالدیئے وغیرہ ذالک

یوگوسلیویا

امریکہ کے ایک خاص ایلچی "میان للہ فارج" جو ۶ اپریل ۱۹۴۱ء سے ۱۸ مئی ۱۹۴۱ء تک وہاں اسی غرض کے لئے گیا تھا کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے۔

"سلوینی گرجاؤں کے اوقات کو ضبطی کا حکم میرے سامنے دیا گیا۔ اور پادریوں کے تمام مکانات کو بحق گورنمنٹ ضبط کر لیا گیا۔ کرینج کے گرجا کا واقعہ اس طرح ہے۔ کہ عیسائی لوگ عبادت میں مشغول تھے۔ کہ ایک نازی افسر ٹوپی پہنے ہوئے اور دانتوں میں سگار دبائے عین عبادت کے وقت نمودار ہوا۔ اور ممبر کے سامنے جا کر ریوالور تان کر حکم دیا "بائبل کو ابھی جلا دو"۔ ام لوگ بھاگ گئے۔ پادری نے اپنے ہاتھوں سے بائبل کا نسخہ جلا دیا۔ نازیوں کے قبیلی جذبہ کا اظہار گسٹاپو چیف کے ان الفاظ سے اچھی طرح واضح ہوتا ہے "تم سلوینی اور ہم زمن نہ تم کو ہم سے سرکار اور نہ ہمیں تم سے واسطہ ہم یہاں اس عزم صمیم سے آئے ہیں۔ کہ واپس نہ جائیں۔ اس وجہ سے تم کو ملک خالی کرنا ہو گا۔ اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرے گا۔ تو ہم اسے جیل میں ٹھونس دیں گے۔ یا گولی مار دیں گے۔" بلا عذر بالکل بھی برا بھلا مت کہو۔ کیونکہ ہم ہر جگہ پہونچ چکے ہیں۔ اور تمہیں ہر جگہ سے پکڑ کر سزا دے سکتے ہیں"۔

یہ کہہ کر سب کو ننگا کر کے تلاشی لی۔ حتیٰ کہ ادیسے ہاٹ لاٹ پادری کو بھی سب کے سامنے ننگا کر دیا۔ اس کے بعد سب مجمع کو پکڑ کر لاریوں میں بند کر کے کروشیا پہنچا دیا گیا۔

سکنڈے نیویا

۹ اپریل ۱۹۴۰ء کو نازی ڈنمارک کو روندتے ہوئے ناروے پر حملہ آور ہوئے اور یہاں بھی جہاں ان کا داؤ لگا۔ عیسائیت کی تذلیل و تحقیر کی۔

ہالینڈ اور دیگر زیریں ممالک

۱۰ مئی ۱۹۴۰ء کو نازی افواج نے بلجیم ہالینڈ۔ لکسمبرگ کے جھنڈے سرنگوں کر دیئے۔ پوپ پائس نے پے درپے امن کے پیغامات بھیجے۔ مگر سب بے سود ثابت ہوئے ۲ ستمبر ۱۹۴۰ء کو آرتھر سیتر انکوارٹ نازی کمشنر نے ان ممالک سے پادری اثر کو دور کرنے کا حکم دے دیا۔

بیگ کے بڑے بڑے لاٹ پادری مثلاً بشپ آف رورمنڈ۔ فادر قیصر۔ جیلوں میں ڈال دیئے گئے۔ گسٹاپو ایجنٹ گرجاؤں کے خطبوں پر نگرانی کرنے لگ گئے تمام مذہبی رسائل و جرائد حکماً بند کر دیئے گئے ۱۹۴۰ء میں پانچ ہزار مذہبی راہنماؤں کو ملک سے نکال دیا گیا۔

فرانس

۲۶ جولائی ۱۹۴۱ء کو آرچ بشپ آف فرانس کارڈنیل سوہرڈ کی زبان بندی کر دی گئی۔ اسی طرح بڑے بڑے اسقف اور لاٹ پادری بالجبر کسی نہ کسی طرح پبلک زندگی سے الگ کر دیئے گئے۔ عام مذہبی رہنما گرفتار کر کے حکماً جرمنی بھیج دیئے گئے اور انہیں مجبور کیا گیا۔ کہ وہ وہاں کام کریں۔ گو فرانس میں ابھی تک جرمنی اثر غالب نہیں ہوا۔ مگر جہاں تک نازی کوشش کر سکے ہیں۔ فرانس کو زیر اثر لا چکے ہیں!

الغرض مفتوحہ ممالک کی تاریخ ختم عیسائیت المناک ہے۔ اور جس کی تفصیل موجودہ جنگ کے ختم ہونے پر ہی مل سکے گی

نیشنل رائش چرچ کے تیس نکات

آخر میں جرمنی کے سرکاری مذہب جو نیشنل رائش چرچ کہلاتا ہے کے تیس نکات کی تعلیم درج کی جاتی ہے۔

اکتوبر ۱۹۴۱ء میں الفرڈ روزنبرغ جو عیسائی مذہب میں تبدیلی کا زبردست خواہاں اور جرمنی کے حکومتی مذہب کا موجد ہے۔ جرمن قوم کے سامنے عیسائیت کی بجائے جو نیا مذہب پیش کرتا ہے۔ وہ خالی از دلچسپی نہیں۔ وہ کہتا ہے۔

(۱) نیشنل رائش چرچ جرمنی اور اس کے زیر نگین علاقوں کی حدود کے اندر جاری وساری ہو گا۔

(۲) جرمن قوم نیشنل چرچ کے زیر اثر نہیں ہو گی۔ بلکہ نیشنل رائش چرچ خود قانون اور نسل و قوم کے اثر کو اپنے اندر جذب کرے گا۔

(۳) نیشنل رائش چرچ کا دائرہ عمل صرف جرمن پارلیمنٹ اور اس کی نو آبادیوں تک ہی محدود ہے۔

(۴) نیشنل رائش چرچ دیگر مذاہب یا مذہبی اداروں کلبوں کو برداشت نہیں کرے گا۔ خصوصاً ایسے مذاہب کو جو "عالمگیر" ہونے کے مدعی ہوں (یعنی ان کے تعلقات دوسرے ممالک یا ان کے باشندوں سے ہوں۔)

(۵) نیشنل رائش چرچ بغیر کسی قسم کی ہچکچاہٹ کے موجودہ عیسائی مذہب کو ملیامیٹ کرنے کا مصمم ارادہ کر چکا ہے۔ جو ہمارے نزدیک "اجنبی" حیثیت رکھتا ہے۔ اور آٹھویں صدی کے منحوس سالوں میں ہمارے ملک میں داخل ہوا۔

(۶) موجودہ چرچ کے بنیادی نظم و نسق میں رد و بدل نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ جرمن حکومت کی جائداد ہے۔ اور ہمارے تاریخی و ذہنی ارتقار کا جزو بن گیا ہے۔

(۷) گرجاؤں کے عہدے منسوخ کئے جاتے ہیں۔ ان کی بجائے نیشنل رائخ کی طرف سے مقرر کردہ مقررین خطبہ دیا کریں گے۔

(۸) نیشنل رائخ چرچ کی جملہ رسومات و عبادات ہفتہ کے روز شام کو چراغاں کے ساتھ منائی جائیں گی۔

(۹) نیشنل رائخ چرچ کو ماننے والے مرد و زن، لڑکے لڑکیاں "خدا" کے نازی تصور پر ایمان لائیں۔

(۱۰) نیشنل رائخ چرچ حکومت سے غیر مشروط تعاون کرے گا۔ اور اس کی حیثیت حکومت میں صرف ایک رکن کی سی ہوگی۔ اسی بنا پر گرجاؤں کی جائدادیں اور اوقاف حکومت کے انتظام میں منتقل ہو جائیں گے۔ اور یہ چرچ دیگر تمام مذاہب کو جرمن ملک کی ایک انچ زمین دینے کا امتناع کرتا ہے۔ کیونکہ مذہب کسی زمین یا ملک کو فتح نہیں کرتا۔ بلکہ یہ کام جرمن ملک اور جرمن قوم ہی کرتی ہے۔

(۱۱) جرمن رائخ چرچ کے خطیب حکومت کے افسران جیسے ہوں گے۔ جو ملکی قانون کے ماتحت ہوں گے۔

(۱۲) نیشنل رائخ چرچ مطالبہ کرتا ہے کہ بائبل کی طباعت و اشاعت جرمنی میں ممنوع قرار دی جائے۔ اور تمام اتوار کو شائع ہونے والے رسائل و اخبار، تحریریں، لیکچر اور کتابیں بند کر دی جائیں۔

(۱۳) جرمن رائخ چرچ کے خطیب ہرگز وہ لوگ نہیں ہوں گے۔ جو آج روٹی کپڑے کی خاطر عہدوں پر سرفراز ہیں۔ اور وہ صرف خود اپنے نفس کو دھوکا دے رہے ہیں بلکہ جرمن قوم کو بھی دغا دے رہے ہیں۔

(۱۴) جرمن نیشنل چرچ اس بات کی سختی سے نگرانی کرے گا۔ کہ غیر ملکی بائبل یا عیسائی لٹریچر ملک کی حدود میں داخل نہ ہو۔

(۱۵) نیشنل رائخ چرچ اعلان کرتا ہے کہ آج سے لوگوں کی ہدایت کے لئے سب سے مقدس کتاب "مائن کامف" ہٹلر کی کتاب "میری جد و جہد" ہے۔ کیونکہ یہ نہ صرف "کتاب اعظم" ہی ہے۔ بلکہ خالص و صداقت صحیفہ ہے۔ جو بنی نوع انسان کے مستقبل کو بنانے کے لئے مشعل ہدایت ہے۔

(۱۶) نیشنل رائخ چرچ اپنی پوری قوت "مائن کامف" کو بنی نوع انسان کی آئندہ زندگی کے لئے مشعل راہ بنانے پر صرف کرے گا۔

(۱۷) مائن کامف کے تمام صفحے اور سطریں بجنسہ اور طرز کتابت پہلی رہے گی۔ جو آج کل ہے۔

(۱۸) نیشنل رائخ چرچ گرجاؤں کے منبروں سے صلیب کے نشان، بائبل اور مقدس تصاویر اتار ڈالنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۱۹) نیشنل رائخ چرچ کی "قربان گاہ" پر صرف مقدس صحیفہ "مائن کامف" رکھا جائے جس کے بائیں طرف تلوار ہو۔ جو خدا نے جرمن قوم کو بطور خاص ودیعت کی ہے۔

(۲۰) نیشنل رائخ چرچ کے مقرر کردہ خطیب "مائن کامف" کی تفسیر و تشریح اپنی دیانت و لیاقت کے مطابق کیا کریں۔

(۲۱) نیشنل رائخ چرچ مسئلہ کفارہ کو تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ گناہ اور قصور کا بدلہ تلوار اور قدرت کے اٹل قوانین کی مدد سے لیا جانا مانتا ہے۔

(۲۲) نیشنل رائخ چرچ جرمن بچوں کو مقدس پانی یا روح القدس سے بپتسمہ دینا تسلیم نہیں کرتا۔

(۲۳) نوزائیدہ جرمن بچوں کے والدین صرف ان الفاظ کو دہرانے کے لئے قربان گاہ کے پاس جاسکتے ہیں۔ "میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں اس بچے کا حقیقی باپ یا ماں ہوں۔ اور میں اور میری بیوی اصلی آریہ نسل سے ہیں۔ اس لئے میں اس بچے کی تربیت جرمن روح اور جرمن قوم کی خاطر کروں گا۔"

(۲۴) جرمن بچوں کی صحیح تربیت گاہ خود ان کا اپنا گھر ہے۔ یا جرمن سکول یا جرمن نوجوانوں کی انجمن۔

(۲۵) جرمن رائخ چرچ نوجوانوں کی انجمن کو قومی رسوم منانے کا اختیار دیتا ہے۔

(۲۶) جرمن مرد اور عورت کی شادی کی رسم یوں ادا ہو۔ کہ جوڑا اپنا دایاں ہاتھ تلوار پر رکھ کر اقرار کرے۔ کہ جرمن قوم و ملک کے وفادار رہیں گے۔ نیشنل رائخ چرچ دوران عبادت میں گھٹنوں کے بل ہونے کو وقار کے خلاف سمجھتا ہے۔

(۲۷) نیشنل رائخ چرچ Pentecost کے دسویں روز کو جرمن فیملی کا دن مقرر کرتا ہے۔

(۲۸) نیشنل رائخ چرچ "دعا کے دن" کو منسوخ کرتا ہے۔ اور اس کی بجائے نیشنل رائخ چرچ کے افتتاح کے دن کو تسلیم کرتا ہے۔

(۲۹) نیشنل رائخ چرچ کسی مذہبی یادگار کو قائم رکھنا برداشت نہیں کرے گا۔

(۳۰) نیشنل رائخ چرچ یوم افتتاح کو ہر قسم کے گرجاؤں سے یسوع کی صلیب کو اتار ڈالا کرے گا۔ اور اس کی بجائے "سواستکا" کے نشان کو نصب کیا کرے گا۔ جو جرمنی کا زندہ نشان ہے۔

غور فرمائیں۔ کہ جرمنی کے حکومتی مذہب کی مندرجہ بالا تعلیمات کے بعد نہ صرف موجودہ عیسائیت ہی قائم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ دیگر مذاہب کے پھیلنے کے راستے بھی مسدود کر دیئے گئے ہیں۔ مطلع یورپ پر سے عنکب کے بادل پھٹ جانے کے بعد یورپین اقوام کے دلوں میں یقیناً ایک خلا پیدا ہوگا۔ اور ان کی تشنہ کام روحیں کسی آسمانی مائدہ کی خواہاں ہونگیں۔ احمدی نوجوانوں کو ابھی سے اس امر کی تیاری کر لینی چاہیئے۔ کہ وہ آسمانی تحفہ مغرب کے طالبان حق تک پہونچانے کا فریضہ ادا کریں گے۔

خاکسار جمشید ہاشمی بی اے۔ قادیان

موضع بنیرم ضلع ہوشیار پور میں کامیاب مناظرہ

۲۔ جون ۱۹۳۶ء کو موضع بنیرم میں غیر احمدیوں اور جماعت احمدیہ کے مابین مناظرہ کی شرائط طے ہو چکی تھیں۔ بموجب شرائط ہر فریق کے لئے لازمی تھا۔ کہ وہ سند یافتہ مولوی فاضل مناظر پیش کرے۔ بصورت دیگر اسے فریق ثانی کو مبلغ پچاس روپیہ بطور جرمانہ ادا کرنا ضروری تھا۔ غیر احمدیوں کے لئے اس شرط کا پورا کرنا محال تھا۔ اس لئے طویل بحث تمحیص کے بعد انہوں نے پبلک میں علی الاعلان اپنی معذوری پر ندامت کا اظہار کیا۔ مناظرہ وفات و حیات مسیح اور ختم نبوت کے موضوع پر تھا۔

پہلا مناظرہ ۱۱ بجے شروع ہوا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی عبید اللہ صاحب معمار امرتسری اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مناظر تھے۔ جماعت احمدیہ کے مناظر نے از روئے قرآن احادیث نبویہ اور اجماع امت حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کو ثابت کیا۔ نیز یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ ماننے میں آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔

دوسرا مناظرہ ۴ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مولوی فاضل مناظر تھے۔ اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی عبد الصمد صاحب۔ جناب قاضی صاحب نے از روئے قرآن مجید اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا۔ کہ حضرت نبی کریم صلعم کی شان اس قدر اعلیٰ و ارفع ہے۔ کہ آپ کی اتباع کامل سے انسان نبوت کے انعام سے فیضیاب ہو سکتا ہے۔ فریق مخالف کا مناظر ہر دو مناظروں میں ہماری دلیلوں کا کوئی معقول جواب نہ دے سکا۔ اور اپنی عادت کے مطابق گالیوں اور بدزبانی کے اوچھے ہتھیاروں پر اتر آیا۔ دوسرے مناظرہ کا وقت ابھی نصف بھی نہ گزرا تھا۔ کہ پولیس سے ہر اقلیت سے جا کر کے مناظرہ ختم کرا دیا۔ غیر احمدی علماء پولیس کی بات سنتے ہی میدان چھوڑ کر چلے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مناظرہ نہایت کامیاب رہا۔ پبلک نے نہایت

صوبہ یو۔پی میں کامیاب تبلیغی دورہ

مولوی عبدالمالک صاحب۔ گیانی عباد اللہ صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب پر مشتمل جو تبلیغی وفد صوبہ یو۔پی کا دورہ کر رہا ہے۔ ذیل میں اس وفد کی نویں رپورٹ درج کی جاتی ہے:۔

سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی شاہجہانپور سے لکھتے ہیں۔ کہ احمدی مبلغین کا وفد جو مہاشہ محمد عمر صاحب۔ گیانی عباد اللہ صاحب اور مولوی عبدالمالک خاں صاحب پر مشتمل ہے صوبہ یو۔پی میں دورہ کرتا ہوا۔ ۲۴ مئی ۱۹۴۲ء کو شام کے وقت شاہجہانپور پہنچا۔ اور پروگرام کے مطابق ۲۵ مئی کو علی الصباح موضع کٹیا مضافات شاہجہانپور کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس موضع کے مستعد اور مخلص احمدی بھائیوں بالخصوص نتھو خاں صاحب احمدی و الطاف خاں صاحب احمدی نے ان کا پورے خلوص و احترام کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ اور تین دن تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف رہے۔ جناب مولوی فضل دین صاحب احمدی مبلغ بھی جو بریلی سے وفد کے ساتھ ہو گئے تھے کٹیا میں تبلیغی و تربیتی لیکچروں میں مصروف رہے۔ موضع میاں پور میں جو کٹیا سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ایک مشترکہ ہندو مسلم جلسہ ہوا۔ جس میں مہاشہ محمد عمر صاحب نے زیر عنوان "اسلام کا پیغام ہندو قوم کے نام" ایک مؤثر تقریر کی۔ جو بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی۔ کٹیا میں گیانی عباد اللہ صاحب نے "جنگ کے متعلق پیشگوئیوں" پر۔ اور مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے "عقائد و صداقت احمدیت" پر لیکچر دیئے۔ اور انفرادی تبلیغ بھی کی اس جگہ بفضلہ تعالیٰ تین نئے دوست بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ فالحمد للہ

۲۸ مئی کی صبح کو تبلیغی وفد مضافات سے پھر واپس شاہجہانپور پہنچا۔ شہر میں مقامی جماعت نے ایک پبلک جلسہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ جو رات کو ۹ بجے ٹاؤن ہال میں زیر صدارت عالیجناب پنڈت جگ موہن ناتھ صاحب شوق (ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر) منعقد ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔

صاحب صدر نے جو اعلیٰ ہندو طبقہ کے ایک ممتاز رکن اور علم دوست انسان ہیں۔ سب سے پہلے احمدی مبلغین کا پبلک سے تعارف کرایا۔ اور خصوصیت سے فرمایا۔ کہ یہ مقررین ہندی و سنسکرت کے بھی عالم ہیں۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تقاریر کا عنوان "اتحاد بین الاقوام" تھا۔ پہلی تقریر میں جناب گیانی عباد اللہ صاحب نے از روئے قرآن مجید اتحاد بین الاقوام کے اصول پر روشنی ڈالی۔ اور گورو گرنتھ صاحب سے گورمکھی میں بکثرت تائیدی حوالجات بھی پیش کئے گئے۔ آپ کا طرز بیان نہایت دلکش صاف و جاذب توجہ تھا۔ آپ کے بعد جناب مہاشہ محمد عمر صاحب نے حسب عنوان اپنی تقریر ٹھیٹھ ہندی زبان میں کی۔ اور فرمایا کہ بغیر اصولی اتحاد کے اتفاق و ترقی ناممکن ہے۔ اور یورپ کی موجودہ حالت زار کی مثال دی۔ آپ قرآن مجید کی آیات کے ساتھ ساتھ ویدوں سے سنسکرت اشلوک بھی پڑھتے جاتے تھے۔ یہ بات ہندو سامعین کے لئے بالخصوص بہت حیرت و مسرت کا باعث تھی۔ بعض ذی علم احباب نے مہاشہ صاحب کی سنسکرت دانی کی داد دی۔ اور تقریر بہت پسند کی۔ ازاں بعد جناب مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے خصوصیت سے ہندوستان کو مدنظر رکھتے ہوئے بین الاقوامی اتحاد کی ضرورت اور اس کے فوائد بیان کئے۔ نیز صحیح اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنے زریں خیالات کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ پبلک کے سامنے پیش کیا۔ تینوں لیکچراروں کی تقریریں بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی، بہت کامیاب اور بہت مقبول ہوئیں۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ۔

بالآخر صدر محترم نے اپنے صدارتی ریمارکس میں مقررین کی علمیت و قابلیت اور ان کے پیش کردہ خیالات کی بہت تعریف کی اور اس بات پر اظہار مسرت فرمایا کہ مسلمانوں میں بھی ایسے اچھے سنسکرت دان اور ہندی میں تقریریں کرنے والے اصحاب نظر آنے لگے ہیں۔ اور فرمایا کہ اتحاد ملکی کے لئے ایسے مفید جلسے ہوتے رہنے چاہئیں۔ جناب صدر و سامعین کے شکریہ کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

تقاریر کی کامیابی و دلآویزی کا اندازہ اس سے لگایئے کہ جلسہ کے معاً بعد جناب صدر و دیگر معزز و تعلیم یافتہ ہندو اصحاب نے باصرار یہ فرمایا۔ کہ کل رات کو ہم اپنے یہاں ایک خاص جلسہ کرنا چاہتے ہیں اور ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ یہ احمدی علماء اس میں بھی تقریریں فرماویں۔ جس پر عرض کیا گیا۔ کہ وفد کے پروگرام میں وقت کی گنجائش نکل سکی۔ تو آپ کے ارشاد کی تعمیل کی جائے گی۔ ورنہ پھر آئندہ سال۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مالکان "احمدی اینڈ کو" کو اور مالکان "احمدیہ واچ کمپنی" کو۔ اور اسی طرح تمام ان دوسرے احمدی احباب کو جنہوں نے اس جلسہ کے انعقاد اور انتظام میں بڑے اخلاص و محنت سے حصہ لیا +

جماعتہائے احمدیہ محتاط رہیں!

پیشتر ازیں حکیم فضل الٰہی صاحب ساکن تلونڈی کھجور والی کے متعلق احباب کی آگاہی کے لئے اخبار الفضل میں دو تین بار نظارت امور عامہ کی طرف سے بوضاحت اعلان کرایا جا چکا ہے کہ وہ احمدیت کی آڑ میں لوگوں کو دھوکہ دے کر ہزاروں روپیہ جماعت امرتسر کا کھا کر فرار ہو گئے۔ اور پھر سری نگر کشمیر چلے گئے۔ اور وہاں کی جماعت کو بھی -/۱۵۰ روپیہ کا نقصان ان کے ہاتھوں اٹھانا پڑا۔ حالانکہ وہاں کی جماعت کو بھی آگاہ کر دیا تھا۔ اب پھر تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہوں نے اپنی سابقہ عادت کا اعادہ کرتے ہوئے تلونڈی کھجور والی میں بعض لوگوں سے کافی روپیہ لے لیا ہے۔ حالانکہ نظارت کی طرف سے اس کے متعلق اعلان ہو چکے ہیں لیکن دوست توجہ نہیں کرتے۔ اس لئے نظارت اب پھر اعلان کر کے سبکدوش ہوتی ہے کہ امراء۔ پریذیڈنٹان اور دیگر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ اپنی اپنی جماعتوں میں بار بار اعلان کرتے رہیں کہ کوئی احمدی اس شخص کے دھوکہ میں نہ آئے اور اگر کوئی لین دین کرے گا۔ تو وہ خود ذمہ وار ہوگا۔ حکیم فضل الٰہی کا سلسلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

تمباکو کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

"تمباکو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن ایک لغو فعل ہے۔ اور مومن کی شان ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے۔ ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے۔ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا۔ تو آپ اپنے صحابہؓ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

ہمارے وہ احباب جو تمباکو استعمال کرتے ہیں۔ اور کسی طبیب نے انہیں بطور علاج بھی نہیں بتایا۔ انہیں توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اس لغو فعل کو ترک کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

ہندوستان و ممالک غیر کے احمدی اور تحریک جدید

تحریک جدید کے وہ مجاہد جو بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں میں شامل ہیں ان کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۰ اپریل ۴۳ء تک تھی۔ چنانچہ سوائے دو جماعتوں کے سب کے وعدے نمایاں اضافوں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کے حضور پیش ہو چکے ہیں۔ خطوط سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب نے اس سال پورے عزم کے ساتھ یہ تہیہ کیا ہے۔ کہ وہ ۳۱ اکتوبر تک اپنا سالم چندہ داخل کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ اور ان کو جزائے خیر دے۔

بیرون ہند کے احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح ہندوستان کی جماعتوں کے لئے تحریک جدید کے جہاد میں سابقون اولون میں آنے کے لئے ۳۱ مارچ اور ۳۱ مئی ۱۹۴۳ء کی تاریخیں مقرر ہیں۔ اسی طرح بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کے لئے یہ تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔ اور بیرون ہند کے جو احباب اپنا سالم چندہ ۳۱ جولائی تک مرکز میں بصورت چیک ڈرافٹ یا پوسٹل آرڈر داخل کریں۔ وہ سابقون کی فہرست اول میں ہوں گے۔ یاد رہے کہ بیرون ہند ... جماعتیں اور افراد جو اسی ملک کے باشندوں میں سے ہیں۔ ان کے لئے سال نہم کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جولائی ہے۔ ہندوستان کی زمیندار جماعتوں کے لئے حضور کا یہ ارشاد ہے۔

"میں زمینداروں کو بھی اس تحریک کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ دفتر کی غلطی کی وجہ سے اس دفعہ زمیندار دوستوں کے لئے بھی مئی کے آخر تک چندہ ادا کرنے کی تاریخ مقرر کر دی گئی تھی۔ حالانکہ زمیندار اس مہینے میں کوئی چندہ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ مئی میں ان کی فصل نہیں نکلتی۔ وہ خریف کی فصل کی وجہ سے یا تو جنوری اور فروری میں چندہ ادا کر سکتے ہیں۔ یا پھر ربیع کی فصل کی وجہ سے جون اور جولائی میں ادا کر سکتے ہیں۔ پس دفتر کو چاہیئے تھا۔ کہ زمینداروں کے لئے تیس جون یا ۱۵ جولائی تک کی تاریخ مقرر کرتا۔ مگر اس نے غلطی سے زمینداروں کے لئے بھی ۳۱ مئی تک کی تاریخ مقرر کر دی۔ لیکن پھر بھی بعض مخلص زمینداروں نے اپنے چندے ادا کر دیئے۔ خواہ انہیں کہیں سے قرض لے کر ہی ادا کرنا پڑا۔ بہر حال زمینداروں کے لئے یہ تاریخ موزوں نہیں تھی۔ جس کی وجہ سے اکثر زمیندار دوست چندہ ادا نہیں کر سکے۔ اس لئے باقی زمیندار دوست کوشش کریں۔ کہ جون کی ۳۰ تاریخ تک یا جولائی کی ۱۵ تاریخ تک اپنا چندہ ادا کر دیں۔ اور اس عرصہ میں ان کی فصل فروخت ہو جائے گی۔ اور انہیں اپنی رقم کے ادا کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔"

حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر زمینداروں کے لئے بھی تاریخ ۳۱ جولائی مقرر کی جا چکی ہے۔ اور جس طرح زمیندار احباب کے لئے ۳۱ جولائی تک چندہ سال نہم کا ادا کر لینا سابقون میں شامل ہونے کی علامت ہے۔ اسی طرح ان شہری جماعتوں کے لئے بھی ۳۱ جولائی تک ادا کرنا سابقون کے دوسرے دور میں شامل ہونے کی علامت ہے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو لوگ وعدے کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو سابقون میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔ جن سے یہ نہ ہو سکے ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے۔ وہ جولائی کے آخر تک اپنے چندے ادا کر دیں ۔"

میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو دوست اب تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کر سکے۔ وہ اب جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں گے اول تو کوشش کریں۔ کہ جون ہی میں ان کا چندہ ادا ہو جائے۔ اگر جون میں ادا نہ کر سکیں۔ تو جولائی میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا خدا تعالیٰ کے حضور وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں۔ جو سباق کی روح اپنے اندر رکھتے اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید
قادیان

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۶۹۶ منکہ سید شرافت حسین ولد سید محمدی حسین صاحب قوم سید پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دہلی حال وارد بریلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ماہ فروری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

ایک قطعہ مکان واقع بریلی جس کی مالیت تقریباً مبلغ ۸۰۰ روپیہ ہے۔ ایک قطعہ مکان واقع محلہ دھوبی واڑہ دہلی جس کی مالیت تقریباً مبلغ ۲۰۰۰ روپے ہے۔ ایک قطعہ مکان واقع گلی ارمیان دہلی جس کی مالیت تقریباً مبلغ ۸۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ کاروبار فرنیچر از قرم بنام احمدیہ فرنیچر اسٹور واقع کشمیری دروازہ دہلی مالیت قریباً ۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ میزان ۸۶۰۰ روپے ہے۔ جس کے نصف مبلغ ستائیس سو اور ایک سو روپیہ کی مالیت کا میں مالک ہوں۔ یہ حصہ مجھ کو میرے والد بزرگوار مرحوم سے ورثہ میں ملا۔ اس کے علاوہ ایک کنال زمین جو میری اپنی زر خرید ہے واقع محلہ دار البرکات قادیان۔ جس کی مالیت تقریباً مبلغ ۲۲۵ روپیہ ہے۔ میری موجودہ آمد جو میں اپنی جیب خرچ کے لئے رقم مذکورہ بالا سے لیتا ہوں مبلغ ۱۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ اس تمام منقولہ و غیر منقولہ جائداد کا ۱/۱۰ (دسواں) حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو انجمن ہذا کو حق ہے۔ کہ وہ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ لے۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنے حصہ وصیت کی جو رقم ادا کر دوں گا۔ وہ حصہ وصیت سے ادا سمجھی جائے گی۔

العبد سید شرافت حسین بقلم خود۔ گواہ شد مرزا منیر احمد۔ گواہ شد اقبال علی نقد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بریلی

نمبر ۶۶۹۷ منکہ عبد اللطیف ولد حاجی اسد اللہ صاحب قوم کھوکھر راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ۱۹۳۴ء ساکن موضع بیٹھے کلاں ڈاکخانہ سدر کھیاوتی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے

(۱) ۱۰ مرلہ زمین سفید قیمتی ۳۵۰ روپیہ واقعہ محلہ دار البرکات قادیان۔ حضرت میرے والد صاحب اس وقت خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ اور ان کے پاس رہائشی مکان کے علاوہ کچھ سکنی زمین اندازاً ۱۵ مرلہ ہے میں اس جائداد کے ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں۔ لیکن ابھی مجھے اس کا کوئی حق ملکیت حاصل نہیں ہوا۔ لیکن اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مجھے مبلغ ۹۱ روپیہ ماہوار کے حساب سے گورنمنٹ سے ملتی ہے۔ اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس مبلغ ۱۴ روپیہ ماہوار ملتا ہے۔ جس میں سے مبلغ ۲ روپیہ میں جنگی نیشنل بچت سرٹیفکیٹ ... کرواتا ہوں گویا مجھے کل آمد ایک سو نو روپیہ میں سے مبلغ ایک سو سات روپیہ ماہوار کے حساب سے ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو ...

اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کروں۔ تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط۔ مورخہ ۱۵ مئی بروز جمعہ ۱۹۴۲ء

العبد:۔ عبد اللطیف اوورسیر ڈسچارج ڈویژن سر گنگا رام بلڈنگ دی مال لاہور ۲۱ ۵/۴۲

گواہ شد:۔ بقلم خود حکیم نذیر احمد برق خاندانی طبیب ساکن چک نمبر ۱۹۵ ارکھ ڈاکخانہ چک نمبر ۲۰۳ رکھ ضلع لائلپور حال وارد شہر لاہور ۲۱ ۵/۴۲

گواہ شد:۔ بقلم خود محبوب الٰہی بی۔ اے کلرک دفتر فنانشل کمشنر لاہور ۲۱ ۵/۴۲

نمبر ۶۷۰۳ منکہ شکر اللہ خان ولد چوہدری علی بخش صاحب مرحوم قوم ٹھکرا پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۸ء ساکن چک نمبر ۵۶۵ گ ب ڈاکخانہ گنگاپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ مئی تبلیغ ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مربعہ زمین واقعہ چک نمبر ۵۶۵ گ ب ضلع لائلپور میں اور دو گھماؤں زمین بارانی واقعہ موضع میانی نانوں تحصیل نارووال میں۔ اس مذکورہ رقبہ کے مالک ہم چھ بھائی ہیں۔ گویا اس رقبہ کے چھٹے حصہ کا مظہر مالک ہے۔ علاوہ اس کے دس مرلہ زمین سکونتی قادیان دارالامان واقعہ متصل کارخانہ شیشہ خاکسار کی ملکیت ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتا ہوں۔ علاوہ اس کے اس وقت مبلغ ۱۵ روپے ماہوار تنخواہ کی آمد کے بھی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اگر میری اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کیا جاویگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا حصہ ادا کردوں تو وہ جائداد میں وصول شدہ تصور کیا جائیگا۔ العبد شکر اللہ خان بقلم خود حال مدرسہ تحریک جدید ڈسکہ ۲ ۱۳۲۲ ہش

گواہ شد۔ محمد ابراہیم عابد سکرٹری جماعت احمدیہ ڈسکہ

گواہ شد۔ حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ کاتب الحروف ۲۲ ۲/۱۳۲۱ ہش

نمبر ۶۷۰۴ منکہ رحیم بخش ولد مستری محمد رمضان صاحب قوم کشمیری پیشہ معماری عمر ۷۰ سال تقریباً تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ رہائشی ڈسکہ قیمتی ڈیڑھ ہزار روپیہ۔ اس جائیداد میں سے ۹۵۰ روپے قرضہ ادا کرنا ہے۔ یہ مکان گروی ہے۔ باقی مبلغ ساڑھے پانصد روپے کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ رحیم بخش بقلم خود کوٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد۔ فتح محمد موسے والا۔ گواہ شد عبد الغنی بقلم خود

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں Computer کی آسامی کے لئے امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ سردست صرف ایک عارضی آسامی پُر کی جائیگی۔ لیکن ایک اور موزون اُمیدوار کا نام بھی ایک سال کیلئے فہرست انتظاریہ پر رکھا جائیگا۔ مسلمانوں کو ترجیح دی جائے گی۔ لیکن موزون مسلمان امیدوار نہ ملنے کی صورت میں دوسری اقوام کے امیدواران کو بھی زیر غور لایا جاسکتا ہے۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر ہونی چاہئیں

درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ موصول ہونے کی آخری تاریخ ۵ جون ۱۹۴۲ء ہے۔

تنخواہ - ۱۸۰/- روپیہ ماہوار معین کے علاوہ گرانی الاؤنس جو مطابق قواعد دیا جاسکتا ہے۔

اوصاف:۔ کسی منظور شدہ کالج یا یونیورسٹی کی طرف سے سول انجینئرنگ کی ڈگری یا ڈپلومہ۔ نیز عمارت کے ڈیزائن سٹیل اور آر۔ سی سٹرکچرز۔ جو عام طور پر ریلوں میں ہوتا ہے۔ کا تجربہ ہونا چاہئیے۔

عمر:۔ پچیس ۲۵ سے چالیس سال کے درمیان لیکن گورنمنٹ اور ریلوے ملازمین کی صورت میں عمر کی آخری حد پینتالیس ۴۵ سال تک ہوسکتی ہے۔ بشرطیکہ (۱) انہوں نے سول انجینئرنگ کا کورس پاس کیا ہو۔ (۲) کسی ریلوے میں ڈیزائن بنانے اور اندازہ کرنے میں کم سے کم پانچ سال کا عملی تجربہ ہو (۳) اپنے محکمہ کے آفیسر سے ضروری اجازت حاصل کی جائے۔

مکمل تفصیلات چیئرمین کے نام ایک لفافہ بھیجکر حاصل کریں جس پر ٹکٹ لگا ہو اور اپنا پتہ درج ہو۔

ہمارے تیار کردہ لیمپ بتی کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول۔ نمونہ مفت۔ نقدی آرڈر کیلئے دس آنہ فی پونڈ۔ جیمس اینڈ کو مالیرکوٹلہ

پبلک موتی سرمہ کو ہی ترجیح دیتی ہے

جناب سردار محمد اسلام خان صاحب خلف جناب خان بہادر سردار مبارک خان صاحب ضلع ایبٹ آباد سے لکھتے ہیں۔ کہ۔ ”موتی سرمہ ملا مجھے اور میرے دوستوں کو بیحد فائدہ ہوا براہ کرم سات شیشی اور بھیجئے“ موتی سرمہ مسلمہ طور پر جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر مانا گیا ہے۔ آپکو بھی صرف یہی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ:۔

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

حبیاتین

یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی اور بھوک بڑھاتی ہیں اپھارہ گڑگڑاہٹ۔ گرانی۔ متلی اور درد وغیرہ کو رفع کرتی ہیں۔ نیز معدہ اور انتڑیوں کے امراض کے علاوہ پیٹ کے درد۔ ہیضہ۔ اسہال۔ قے۔ اور پیچش کے لئے بھی مفید ہیں۔

قیمت ایک روپیہ کی بتیس گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

وی۔پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ تمام احباب وصول فرماکر ممنون فرمائیں۔ (منیجر)

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض۔ سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑجاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہوجاتی ہیں۔ بس آج ہی **سرمہ ممیرا خاص** جو ہندوستان بھر میں مشہور ہوچکا ہے۔ خرید لیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے چار آنے چھ ماشہ ایک روپیہ تین آنے۔ تین ماشہ ۱۰/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اگر ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہوجاتی ہے سر میں درد اور چکر پیدا ہوجاتے ہیں گلا خراب ہوجاتا ہے جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا اور اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ۲/- پچاس قرص ۱/-

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ملبورن ۲ جون۔ وزیر اعظم آسٹریلیا نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ واشنگٹن میں مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ روزویلٹ کے درمیان جو کانفرنس ہوئی ہے۔ اور اس میں جو فیصلے کئے گئے ہیں۔ ان کے متعلق آسٹریلیا کو بالکل تسلی ہے۔

کلکتہ ۳ جون۔ صوبہ بہار میں آئینی بحال کرنے کی مساعی برابر جاری ہیں۔ مسٹر یونس سابق وزیر اعظم نے بھی مسلم لیگ میں شریک ہونا منظور کرلیا ہے۔ یو۔ پی اور سی پی میں بھی وزارتیں قائم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ یو۔ پی میں وزارت کی تشکیل چودھری خلیق الزمان کریں گے۔ ریڈیکل پارٹی اور ہندو مہا سبھا نے سرگرم تعاون کا یقین دلایا ہے۔ چودھری خلیق الزمان اور گورنر کے درمیان اہم خط و کتابت ہو چکی ہے۔ سی پی اور بمبئی میں بھی کولیشن وزارتیں قائم کرنے کی مساعی برابر جاری ہیں۔ سی۔ پی کے نئے وزیر اعظم (غالباً) ڈاکٹر کھارے کے گروپ کے رہنما ہوں گے۔

لنڈن ۳ جون۔ برلین ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن آبدوزوں نے ۳۱ مئی کو ختم ہونے والے سال میں ۴۰ لاکھ بیس ہزار ٹن مجموعی وزن کے اتحادی جہاز غرق کئے۔ پچھلے سال محوریوں نے دعویٰ کیا تھا کہ محوری آبدوزیں آٹھ لاکھ اکسٹھ ہزار ٹن مجموعی وزن کے جہاز غرق کر چکی ہیں۔ مگر یہ صحیح نہیں +

بمبئی ۳ جون۔ امریکہ کے جنگی اطلاعات کے افسر اعلیٰ مسٹر کے میٹسن نے اپنے عہدہ سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ کیونکہ اسے نئی دہلی کے جنگی اطلاعات کے مرکزی دفتر سے شدید اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ انکی رائے یہ تھی کہ اگر کلیدی ملازمتوں پر سمجھدار اور قابل ہندوستانیوں کو تعینات کر دیا جائے تو کام بہتر طریقہ سے ہو سکتا ہے لیکن نئی دہلی کے مرکزی دفتر کو سیاسی وجوہات کی بنا پر اس سے اختلاف ہے۔ اس کی رائے یہ ہے۔ کہ اگر ہندوستانیوں کو کلیدی ملازمتوں پر مقرر کر دیا گیا۔ تو اس سے ہندوستان کا پراپیگنڈا زیادہ تقویت پکڑے گا۔ اور اس طرح ہندوستان میں برطانوی حکام کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔

بمبئی ۴ جون۔ گورنمنٹ کے انڈسٹریل اینڈ سول سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے سکرٹری نے ایک بیان میں بتایا کہ کپڑے کی قیمت پر کنٹرول کرنے کی جو سکیم تیار کی گئی ہے۔ اسکے ابتدائی انتظام میں دو ہفتے صرف ہو جائیں گے۔ کپڑے کے کارخانوں کو زیادہ سے زیادہ آزادی دی جائیگی۔ لیکن آخری اختیارات گورنمنٹ کے پاس ہونگے۔ اس امر کی پوری کوشش کی جائیگی۔ کہ عوام کو سستی قیمت پر کپڑا میسر آسکے۔

لنڈن ۴ جون۔ اٹلی کے جزیرہ نمائے لیریا اور بندرگاہ نیپلز پر انگریزی طیاروں نے پھر حملے کئے۔ نیپلز پر ۴۶ واں حملہ ہو چکا ہے۔

لنڈن ۴ جون۔ الجیریا میں جنرل ڈیگال اور جنرل جیرو مشترکہ طور پر ایک پریس کانفرنس میں بیان دینے والے ہیں۔ جس میں نئی فرانسیسی ایگزیکٹو کمیٹی کے مقاصد اور اختیارات پر روشنی ڈالی جائے گی۔

ماسکو ۴ جون کوبان کے علاقہ میں لڑائی زور پکڑ رہی ہے۔ اس علاقہ کی ایک ہوائی جھڑپ میں روسیوں نے ۲۳ جرمن ہوائی جہاز گرالئے۔

کلکتہ ۴ جون۔ نظر بندوں کی رہائی کے سلسلہ میں بنگال ہائی کورٹ کے ایک فیصلہ کے خلاف بنگال گورنمنٹ نے فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کی تھی۔ آج فیڈرل کورٹ نے یہ اپیل نامنظور کر دی۔ البتہ پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

چنگنگ ۴ جون۔ دریائے یانگ سی کے کنارے ایوپر چینی فوج نے جوابی حملہ کر دیا ہے۔ ہنگ کنگ کے پاس ایک شہر پر چینیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

ماسکو ۵ جون۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ اوریل کی اہم جرمن چھاؤنی پر روسی طیاروں نے زور شور سے حملہ کیا۔ روس کے ۵۲۰ طیارے اس حملہ میں شامل ہوئے۔ جن میں سے صرف ایک واپس نہیں آیا۔ میدانی علاقہ سے کسی خاص سرگرمی کی اطلاع نہیں ملی۔

واشنگٹن ۵ جون۔ جنوبی امریکہ کی ریاست ارجنٹائن میں بغاوت ہو گئی ہے۔ جنرل اوسے نے صدر مقام پر قبضہ کر کے عارضی حکومت قائم کر لی ہے۔ امریکہ کی ریاستوں میں صرف یہی ایک ریاست ہے جس نے محوری ممالک سے تعلق قطع نہیں کیا۔

لنڈن ۵ جون کل پنٹی لیریا پر پھر حملہ کیا گیا۔ اٹلی کی اہم بندرگاہ نیپلز پر جو حملہ کیا گیا تھا اسمیں چار چار ہزار ٹن بم برسائے گئے تھے۔

چنگنگ ۵ جون۔ امریکی ہوائی جہازوں نے چینی جہازوں کے ساتھ مل کر تنگ ٹونگ کے جاپانی اڈے پر دس بار حملے کئے۔ اور بیس جاپانی طیاروں کو برباد کر ڈالا۔ چینی فوجوں نے ینگ سی کے کنارے ایک اہم شہر ایٹو پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۵ جون۔ برما میں سالوین کے علاقہ میں انگریزی ہوائی جہازوں نے جاپان کے مختلف اہم مراکز پر حملے کئے۔

واشنگٹن ۵ جون چین کے وزیر خارجہ جی پی شون نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کو ایک ملاقات کے دوران میں بتایا۔ کہ چینی فوجوں نے جاپان کے تازہ حملے کو ناکام بنا دیا ہے اور ان کی فوجوں کو تتر بتر کر دیا ہے۔ اب چنگنگ کو کوئی خطرہ نہیں رہا۔

واشنگٹن ۵ جون آٹو کے جزیرہ میں جاپانیوں نے باقاعدہ مقابلہ ختم کر دیا ہے اس جگہ ۳۴۲ امریکن ہلاک اور ۱۳۵۰ زخمی ہوئے۔ ۱۷۹۱ جاپانی مارے گئے۔

لنڈن ۵ جون۔ جنرل ڈیگال اور جنرل جیرو نے دنیا کے فرانسیسیوں کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے بتایا کہ فرانس کی دولت۔ طاقت اور ارادے اب بھی زندہ ہیں اور وہ آخر دشمن پر فتح پائے گا۔ آپ نے کہا کہ فرانس کو اپنے اندر ڈسپلن پیدا کرنا چاہئیے۔

چنگنگ ۳ جون جاپانی فوجوں کے کئی ڈویژنوں نے دریائے ینگ سی کے چینی استحکامات کو توڑ کر چنگنگ کی طرف بڑھنے کے لئے زوردار حملہ کیا۔ پانچ دن سخت جنگ ہوتی رہی۔ اور اس میں جاپان کی بڑی فوج کا قریباً خاتمہ کر دیا گیا۔ جاپان کے ۳۰ ہزار سپاہی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ جاپانی بہت سا سامان جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

واشنگٹن ۴ جون۔ امریکہ کے مغربی کنارے پر تین مختلف مقامات پر جاپانیوں نے ہوائی حملے کئے۔ اور آتشی بم پھینکے جن سے جنوبی علاقہ میں ایک جگہ آگ لگ گئی۔ جس پر جلدی قابو پا لیا گیا۔ مغربی ساحل پر اب تک کل تین جاپانی حملے ہوئے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر